International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: “Al-Riaz Quranic Research Centre” Bahawalpur

Shariah Ruling on the Resemblance of the Companions (RA)

1. **Dr. Abdul Hameed,**
   Lecturer, Shariah Academy,
   International Islamic University, Islamabad, Pakistan
   Email: a.hameed@iiu.edu.pk
2. **Dr. Muhammad Ajmal Farooq,**
   Lecturer, Islamic Research Institute,
   International Islamic University, Faisal Masjid Campus, Islamabad, Pakistan
   Email: ajmal.farooq@iiu.edu.pk

To cite this article: Abdul Hameed, Dr; Farooq, Dr. Muhammad Ajmal, “Shariah Ruling on the Resemblance of the Companions (RA)” International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 3, Issue No. 1 (January 1, 2021) Pages (55–71)

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 3 || January - June 2021 || P. 55-71
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/2-2-4/
Journal Homepage	www.islamicjournals.com
Published Online:	01 January 2021

Abstract:

The advancement in the field of science and technology has resulted in many crucial issues faced by Muslims regarding their Shari‘ah status. One of the most controversial issues is to embody someone in front of people through media to show some of the stories in their realistic manner. The issue arises when it comes to embodying some of the Prophets or their companions (Sahabah). No doubt they are noblest and none can gain the same rank as them. There are some movies of such personalities virally popularized on electronic media. These films are not a reflection of religious history and religious figures. As a result, the dignity of credible personalities is damaged. Not only them but also the holy places are desecrated. So, this paper intends to evaluate the arguments given by both opponents of this issue and to trace out the true picture of this major issue. The findings of this work, after evaluating the arguments given in the blocks and it has been discussed that the arguments given in support of this issue are either reliable or not. Rather the ground reality has also been proved that the embodiment of religious personalities especially Prophets and their companions leads to contemptment of such noble & sacred personalities, which can impeach the credibility of someone’s faith. Hence, it must be declared unlawful and not to be rivaled on media.

Keywords: Embodiment, Religious Personalities, Prophet, Sahabah, Rights

1. تمہید

دور حاضر کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس میں سائنس اور ٹیکنالوجی میں بے پناہ ترقی کی وجہ سے زندگی کے مختلف پہلوؤں، جیسے طبی معاملات، مالی معاملات، اور عائلی معاملات وغیرہ، میں تبدیلیاں وقوع پذیر ہونے کے ساتھ ساتھ نت نئے مسائل پیش آئے ہیں اس سے دنیا یکسر تبدیل ہو کر رہ گئی ہے۔ مسلمانوں میں یہ فطرتی جذبہ ہمیشہ زندہ رہا کہ جب کوئی نیا مسئلہ پیش آیا تو انہوں نے اس کا شرعی حکم معلوم کرنے کے لیے اپنے معاصر علماء وفقہاء کی طرف رجوع کیا تاکہ نئے مسائل میں شرعی حکم کو معلوم کر کے اپنے رب کی رضا حاصل کی جا سکے۔ تصویر کا معاملہ علماء وفقہاء کے مابین شروع سے ہی اختلاف کا سبب رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مانعین علماء نے موثر ذرائع ابلاغ جیسے ٹی وی پروگراموں میں شرکت کرنے سے منع کر دیا۔ چنانچہ جب لوگوں کو دین سے دور، گمراہ اور منکرات وفواحش کی نشر واشاعت کرنے والوں کے رحم وکرم پر چھوڑنے کے نتائج اور نقصانات دیکھے تو علماء نے انہی ذرائع ابلاغ کو فریضہ دعوت وتبلیغ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ادا کرنے کی غرض سے ٹی وی پروگراموں میں آنے اور اس کے علاوہ جدید ذرائع ابلاغ کو اس شرط کے ساتھ استعمال کرنے کی اجازت دی ہے کہ وہاں منکرات وفواحش کا عنصر نہ پایا جاتا ہو۔ لیکن اب بات اس سے بھی بڑھ چکی ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے جدید ذرائع ابلاغ اور علوم وفنون میں اتنی جدت آگئی ہے کہ اب ماضی میں پیش آنے والے حقیقی یا خیالی حادثات وواقعات کو بھی ایک محسوس اور مادی شکل میں مصنوعی اور بناوٹی لوگوں کے ذریعے ٹی وی اور سیٹلائٹ چینل پر نشر کرنا ممکن ہو گیا ہے۔ چنانچہ اسی جدت کو استعمال کرتے ہوئے بعض لوگوں نے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی خاطر دینی شعائر، انبیاء وصحابہ اور فرشتوں کی تصاویر اور بعض انبیاء کی ویڈیوز بنانے کے ساتھ ساتھ خصوصا خاتم النبیین نبی کریم ﷺ کے غیر اخلاقی اور غیر مناسب انداز میں خاکے اور کارٹون بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کیے ہیں۔ جن میں ان انبیاء کرامؑ اور صحابہ کا مذاق وتمسخر بنایا گیا جس سے مسلمانوں میں تکلیف وایذاء کے ساتھ غم وغصے کی لہر ڈور گئی۔ چودھویں صدی ہجری کے اواخر میں مختلف دینی اور مذہبی لوگوں کی تمثیل سازی کا کام شروع ہوا جو بعد میں آہستہ آہستہ صحابہ، انبیاء اور فرشتوں کی تمثیل سازی تک یہ معاملہ پہنچ گیا۔ چنانچہ سب سے پہلے ایک ڈرامہ نگار یوست وہبی نے سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کے دور کی 1926 میں فلم بنائی جس کی حرمت کے بارے میں مصر کے علماء نے فتوی دیا مگر یہ معاملہ رک نہ پایا۔ اور پھر تمثیل سازی کا عمل دینی شعائر کی تمثیل سازی کے ساتھ ساتھ آل بیت، امہات المومنین اور خلفاء راشدین کی تمثیل سازی تک پہنچ گیا۔ 1976 میں مصطفی عقاد نے الرسالۃ کے نام ست فلم بنائی جس مین سیدنا حمزۃ اور بعض سحابہ کی تمثیل بنائی، 2012 میں سیدنا خالد بن ولید کی اور 2013 میں سیدنا عمر وابو بکر کی تمثیل بنائی گئی۔ اور آخر میں یہ اعلان کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ کی تصویر کے ساتھ فلم بنائی جائے گی جس پر تقریبا 20 ملین ڈالر لاگت آئے گی، جس مین آپ ﷺ کے بچپن سے لے کر تمام مراحل بیان کیے جائیں گے۔ [1]

چنانچہ توفیق باری تعالی سے اس عاجزانہ بحث وتحقیق میں انبیاء اور صحابہ کی تمثیل سازی کرنے کا شرعی حکم معلوم کرنے کی کوشش کی ہے، باری تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس کام کو خالصۃ اپنی رضا کا سبب بنائے، لکھنے اور پڑھنے والوں کے لیے مفید بنانے کے ساتھ ساتھ انبیاء اور صحابہ کے ساتھ ایمان ومحبت کے اظہار کا سبب بنائے، آمین۔

[1] -abu Zaid, Bakar bin Abdullah, At-tamseel (Riaz: Dar-ul-Rayya); Dr. Ahmad Shoqi Fanjri, Al-islam walfanoon (Egypt, Darul amen), P. 178

2. تمثیل کا لغوی معنی

عربی زبان میں لفظ تمثیل (جس کا مادہ، م-ث-ل) باب تفعیل کا مصدر ہے۔ جو ایک چیز کو دوسری چیز سے مشابہت دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ مثل اور مثال ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں[2]۔

3. تمثیل کا اصطلاحی معنی

کسی چیز کی تمثیل بنانا اور مختلف افکار و نظریات کو مادی اور محسوس شکل دینا جدید نوازل میں سے ہے اس لیے قدیم علماء وفقہاء کے ہاں اس کا معنی موجودہ زمانے کے معنی کی عکاسی نہیں کرتا۔ چنانچہ معاصرین میں سے مختلف لوگوں نے اس کا اصطلاحی مفہوم بیان کیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

" التمثیل هو أقوال وأفعال مصطنعة تصدر من أشخاص بقصد التأثیر " [3](تمثیل سے مراد ایسے مصنوعی اقوال و افعال جن کا اثر مختلف لوگ پر پیدا کرنے کے لیے ادا کریں)، اسی طرح اس کی تعریف میں یوں کہا گیا ہے کہ "تقمص دور الآخرین وحالتهم، أو استحضار صورة من شخص أو حادث ، والإتیان بمثیل وشبیه له دون استحضار الشخص نفسه وإعادة الحادث بكل تفصیلاته"[4](دوسروں کے دور اور حالات کی کردار سازی کرنا یا کسی آدمی یا واقعہ کی تصویر سازی کرنا اور اس کی تمثیل ہو بہو اس آدمی کے بغیر اور اس واقعہ کی مکمل تفصیلات کو پیش کرنا)، اسی طرح یہ بھی تعریف کی گئی ہے کہ " تمثیل طائفة من الناس لحادث متحقق أو متخیل، لا یخرج عن حدود الحقیقة أو الإمكان"[5](کچھ لوگوں کا کسی حقیقی یا خیالی واقعہ کی اس طرح سے تمثیل سازی کرنا جو حقیقت یا امکانیات سے خارج نہ ہو)۔

چنانچہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ کسی متاثر کرنے کے مقصد سے ڈرامائی انداز اپناتے ہوئے کسی غیر محسوس چیز کو حسی اور مادی چیز میں ڈھالنا خواہ وہ واقعی چیز ہو یا خیالی۔ اور تجسیم، تصویر، محاکاۃ، تشبیہ اور تمثیل، تجسید کے ہم معنی الفاظ ہیں البتہ تمثیل زیادہ مشہور ہے[6]۔ چنانچہ حکایت پیش کرنے والے کو ممثل، حکایت لکھنے والے کو کاتب، قصہ گو کو راویہ، مکمل گفتگو (Dialogue) کو حوار، اس کام کی نگرانی کرنے والے مخرج، اور فنانس کرنے والے کو منتج کہتے ہیں، اور مکمل تیاری کے بعد فلم یا ڈرامے کو سیٹلائٹ چینل پر پیش کیا جاتا ہے[7]۔

اور انبیاء وصحابہ کی تجسید سے مراد یہ ہے کہ "انبیاء وصحابہ کے قصص اور سیرت کو مختلف مقاصد کے لیے حسی اور مادی انداز میں بیان کرنا"۔

چنانچہ تجسید و تمثیل کی مندرجہ ذیل امور پر ہوتی ہے[8]:

1- کسی اصل حسی اور مادی چیز کی اصلی صورت کی عدم موجودگی میں اس جیسی صورت بنانا۔

2- کسی حقیقی یا خیالی حادثے یا واقعے کا ہونے جس کو بیان کرن مقصود ہو۔

---

[2]Abu al-hussein, Ahmad ban faris ban Zikriya, Mu'jam Maqayyis al-Lughat, (Beirut, Dar-ul-Fikr, 1979), 5:296

[3]Alay-e-haadi, Abu Abdul Rahman Abdullah bin Mahnad, hukum Tamseel fi aldavh e-Lallah (First Publication 1410 H), P 11-12

[4]Talimat, Zaki Abdullah, Fun_almisal_alarbi, p 17

[5]Zayat, Ahmad Hassan, fy aswl aladb almhadrat walmqalat, p 133

[6]Dr, Ibrahim Hammad, muajam almstlhat aldramy walmsrhy (Qahira: Dar usohb), Attamseel:80,202

[7]Mu'jam almstlhat aldramy walmsrhy 204,262,267, Ghazali, Salah bin Ahmad, hkm mmars alfn fy alshry alaslamy, M.phil Thesis, Umm Al Qura University (1414 H), p 271.

[8]Mu'jam almstlhat aldramy walmsrhy, p 143

3- اس واقعہ کو بیان کرنے والے افراد کو ہونا

4- فنی قواعد کا ہونا جن کے مطابق واقعہ کو بیان کرنا ہے۔

4. تمثیل کی اقسام

تمثیل اور تجسید ہم معنی الفاظ ہیں جن سے مراد یہ ہے کہ تفریحی اور مزاحیہ تاثیر پیدا کرنا، جسے کومیڈی (Comedy) کہتے ہیں، یا غم اور پریشانی کا اثر پیدا کرنا، جسے ٹریجڈی (Tragedy) کہتے ہیں اور کبھی کبھی دونوں تاثرات کو ملا کر پیش کیا جاتا ہے جسے ڈرامہ (Drama) یا فلم (Movie) کہتے ہیں[9]۔

5. تمثیل کا شرعی حکم

تمثیل و تجسید مختلف انداز میں کی جاسکتی ہے۔ جیسے کسی مادے کو تراش کر کامل یا ناقص تصویر بنانا، کاغذ پر ہاتھ کے ساتھ نقش و نگار کی مدد سے تصویر بنانا، کسی ذی روح یا غیر ذی روح چیز کی تصویر بنانا، شعاوں کے ذریعے کسی چیز کی تصویر بنانا وغیرہ۔ چونکہ موضوع کا تعلق خاص طور پر تصویر کے احکام بیان کرنا نہیں بلکہ ایک خاص قسم کی تصویر کا حکم بیان کرنا ہے لہذا اس سے متعلقہ تصویر کا عمومی حکم بیان کرنا کافی ہے ہر قسم کا حکم تفصیل سے بیان کرنے سے بات اصل موضوع سے نکل جائے گی۔ تمثیل و تجسید کی کئی اقسام ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ کسی ذی روح عاقل چیز یعنی آدمی کی تصویر و تمثیل اور تجسید بنانا۔ چونکہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی بشر اور انسان ہیں لہذا ان کی تصویر، تمثیل اور تجسید کا شرعی حکم بیان کرنے سے پہلے تصویر کا عمومی شرعی حکم تمہید کے طور مختصرا بیان کرنا زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔ اور انسانی تصویر بھی کئی طریقوں سے بنائی جاسکتی ہے، جیسے کسی مادے کو ہاتھ سے تراش کر تصویر بنانا، کیمرے کی مدد سے تصویر بنانا، کیمرے کی مدد سے ویڈیو بنانا وغیرہ۔ چونکہ موضوع کا تعلق انبیاء اور صحابہ کی تجسید و تمثیل بنا کر فلم یا ڈرامے کی صورت میں پیش کرنا ہے اس لیے صرف تمثیل (کسی آدمی کو کسی صحابی کے قائم مقام بنا کر فلم یا ڈرامے میں پیش کرنا) بنانے کا عام شرعی حکم اختصار کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔ اللہ تعالی کی ذات کی تمثیل یا ایسی تمثیل بنانا جس سے غیر اسلامی اور غیر اخلاقی عادات کی ترویج لازم آتی ہو ایسی تمثیل سازی کرنا حرام ہے۔ البتہ اگر ان مفاسد سے تمثیل سازی صاف ہو تو اس کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

5.1. پہلا قول:

5.1.1. تمثیل بنانا مباح ہے

یہاں یہ بات واضح کردینا زیادہ مناسب اور موزوں ہے کہ جن علماء نے تمثیل بنانے کو مباح کہا ہے ان کے ہاں یہ اباحت کچھ شروط سے مشروط ہے جیسے مناظر میں عورتوں کا نہ ہونا، حرام مناظر کا نہ ہونا، حرام موسیقی کا نہ ہونا وغیرہ اور ساتھ ساتھ اس تمام کا مقصد صرف اور صرف دعوت الی اللہ کا ہونا۔ معاصرین علما میں سے اس رائے کو مندرجہ ذیل فقہاء نے اختیار کیا ہے: **شیخ محمد رشید رضا**[10]**، یوسف قرضاوی**[11]**، عبد اللہ بن حمید، ابن جبرین**[12]**، وغیرہ**[13]۔ ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

[9] Mu'jam almstlhat aldramy walmsrhy, p 81, 113, 196, 198, 251; hkm mmars alfn fy alshry alaslamy, 9 289
[10] Fatawa Muhammad Rasheed Raza, 3:1090,1091
[11] Dr. Alqarzavi, Muhammad Yousaf, Alhilal walharram (Maktaba Wahab: 1396H), p 287
[12] hokom mmars alfn fy alshry alaslamy, p 293
[13] hokom mmars alfn fy alshry alaslamy, p 293, hukum Tamseel fi aldavh e-Lallah, p 77-89; Muhammad bin Mousa Mustafa, Ahkaam a fn Tamseel, M.Phil Thesis, Jamia Ummul Imam Muhammad bin Saod, p 138

- پہلی دلیل: الاباحۃ الاصلیۃ

معاملات میں اصل مباح ہونا ہے لہذا جب تک حرمت کی دلیل نہ ہو گی تب تک ان کا کرنا جائز ہے و مباح ہے لہذا تمثیل کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں ہے تو تمثیل بنانا بھی جائز ہے[14]۔ لیکن اس دلیل کو یہ کہ کر رد کر دیا گیا ہے کہ تمثیل سازی کی ممانعت پر کئی احادیث ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے تو پھر اباحۃ اصلیہ کیسے دلیل بن سکتی ہے[15]؟ لیکن اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ وہ دلائل بذاتہ تمثیل سازی پر نہیں بلکہ اس سے ملحقہ دوسرے عناصر پر ہیں جن کی وجہ سے تمثیل سازی کا مسئلہ مختلف فیہ شکل اختیار کر گیا ہے۔

- دوسری دلیل: فرشتوں کا انسانی صورتوں کا اختیار کرنا

فرشتوں کا انسانوں کی شکل میں نازل ہونا بھی اس پر دلالت کرتا ہے کہ کسی بھی چیز کی تصویر بنانا جائز ہے۔ چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام سیدۃ مریم کے لیے انسانی شکل میں نازل ہوئے، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا[16] (پس وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا)، اسی طرح حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس دحیۃ کلبی ایک صحابی کی شکل میں آئے[17]۔ اسی طرح فرشتوں کا ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے پاس آنا اور گنجے، اندھے اور برص والے آدمی کی شکل میں آنا جیسے کہ احادیث میں آیا ہے،[18] اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مجسمے کسی بھی چیز کے بنانا جائز ہے۔ لیکن اس دلیل پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ فرشتوں کا کسی کی مثل اختیار کرنا ان صفات میں سے ہے جو اللہ نے ان کو عطا کی ہے، اور انہوں نے اس مثل کو اختیار کر کے جھوٹ نہیں بولا بلکہ اس صفت کا اظہار کیا ہے جس سے اللہ نے ان کو متصف کیا ہے۔ چنانچہ فرشتہ اگر کسی کی صورت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنی اصلی ہی شکل و صورت میں آتا ہے نہ کہ کسی کی تمثیل میں، اور اس شبہ کا شیخ بکر ابو زید اور ڈاکٹر عبد السلام نے بہت سختی سے رد کیا ہے[19]۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب فرشتے آئے تو انہوں نے کھانا پیش کیا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: فَقَرَّبَهُۥٓ إِلَيۡهِمۡ قَالَ أَلَا تَأۡكُلُونَ[20] (پس قریب کیا وہ کھانا ان کے اور کہا کیوں نہیں تم کھانا تناول فرماتے)۔

- تیسری دلیل: انبیاء کا تمثیلی چیزوں کا سہارا لینا

قرآن پاک میں مختلف انبیاء (مثال کے طور پر۔ جیسا کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام نے تمام بت توڑ کر کلہاڑا ایک بت کے کندھے پر رکھ دیا تاکہ جب قوم کے لوگ پوچھیں گے کہ یہ کام کس نے کیا ہے تو ان کو یہ بتایا جائے کہ جس کے کندھے پر کلہاڑا ہے اس نے یہ کام کیا ہے یا پھر اس کے علم میں ہے کہ یہ کام کس نے کیا کیونکہ وہ اپنی صحیح حالت میں موجود ہے۔ تو جب قوم کے لوگوں نے پوچھا تو کہا کہ اس بڑے سے پوچھ لو تو وہ خود ہی اپنے کیے ہوئے پر پشیمان ہوئے کہ یہ تو بولتے ہی نہیں تو بتائے گے کیسے۔ تو یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تمثیلی دلیل کا سہارا لے کر اپنی قوم کے مشرکین کے عقائد کو باطل ثابت کیا ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی بیوی کے پاس ایک اجنبی آدمی کی شکل میں جا کر گھر کے احوال پوچھنا اور پھر طلاق کا حکم اپنی اسی بہو کے ذریعے اسماعیل تک پہنچانا وغیرہ۔) کا تمثیلی چیزوں کا سہارا لینا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تمثیلی چیزیں بنانا درست اور جائز ہے، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائیوں کے سامان میں صواع رکھوانا اور اس کو چوری کہنا بھی ایک تمثیلی قصہ ہے جس کی وجہ سے اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھنا، حالانکہ انہوں نے صواع الملک چوری نہیں کیا تھا۔ وغیرہ تمام تمثیلی واقعات کو سہارا بنا کر مختلف احکامات کو ثابت کرنا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تمثیلی چیزیں بنائی جا سکتی ہیں اور ان میں انبیاء کی تصاویر، مجسمے اور صورتیں بھی شامل ہیں[21]۔ لیکن اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ حضرت یوسف ﷺ نے جو کیا وہ تمثیل نہیں بلکہ حیلہ تھا

---

[14]hukum Tamseel fi aldavh e-Lallah, p 12
[15]At-tamseel tareekh wa hikma, p 50
[16]Al-Quran, Surah Maryam, 19:17
[17]Abu al-Fida, Imad Ad-Din Ismail ibn Umar ibn Kathir, Al-Bidaya wal-Nihaya (Darul Fikr: 1986), V:4, P 119
[18]Bukhari, Kitab Ahdees-a-Anbiyya, Hadith 3464,
[19]At-tamseel tareekh wa hikma, p 25-35
[20]Al-Quran, Surah Adh-Dhariyat, 51:27
[21]Hokom mumarsat-ulfun fis Sariah tul islamia, 298-301

اور ایسے حیلے شریعت میں جائز ہیں جس سے کسی حلال کا حرام ہونا یا حرام کا حلال ہونا لازم نہ آئے۔ اور انکم لسارقون کا مطلب تھا کہ "تم نے یوسف کو اس کے باپ سے چوری کیا ہے، چنانچہ اس معنی میں وہ سچے تھے" اور یہی تفسیر امام ابن تیمیہؒ نے بیان کی ہے[22]۔ لہذا تمثیل اور حیلے میں فرق کی وجہ سے تمثیل کو شرعی حیلے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

- چوتھی دلیل:

قرآن مجید میں قصص و واقعات کو تاثیر پیدا کرنے کے لیے بیان کیا گیا ہے اور تمثیل بھی تاثیر پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ لیکن اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر قرآنی قصص کا مقصد صرف تاثیر پیدا کرنا ہو تا تو پھر قصص کی بنسبت تمثیل کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے تھا جبکہ ایسا نہیں ہے[23]۔ لیکن اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ تمثیل کا اہتمام نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ زیادہ موثر نہیں ہے بلکہ تمثیل کو چھوڑ کر قصص کا ذکر قولی طور پر اس لیے کیا کہ عرب لوگ تمثیل کو نہیں جانتے تھے، وہ فصاحت و بلاغت میں مہارت رکھتے تھے اسی لیے فصاحت و بلاغت کے ساتھ ان قصص کے ذکر کا اہتمام کیا گیا ہے[24]۔

- پانچویں دلیل: ضرب الامثال کا قرآن مجید میں وارد ہونا

تمثیل ضرب المثل کی طرح استعمال ہوتی ہے اور اللہ تعالی نے قرآن مجید میں مختلف جگہ پے ضرب المثل کا استعمال کر کے لوگوں کو بات سمجھائی ہے جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ[25] (اور یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں اور انھیں وہی سمجھتے ہیں جو علم والے ہیں)، اور حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ نے مختلف جگہوں پر ضرب المثل کا ذکر کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "مثلي ومثل ما بعثني الله، كمثل رجل أتى قوما فقال: رأيت الجيش بعيني، وإني أنا النذير العريان، فالنجا النجاء، فأطاعته طائفة فأدلجوا على مهلهم فنجوا، وكذبته طائفة فصبحهم الجيش فاجتاحهم"[26] (میری مثال اور اس کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں تمہیں کھلا ڈرانے والا ہوں اس لئے تم بچو، تم بچو، ایک جماعت نے اس کا کہنا مانا اور رات ہی کو کسی محفوظ مقام کی طرف نکل پڑے ان لوگوں نے نجات پائی۔ ایک جماعت نے اسے جھوٹا سمجھا۔ صبح کے وقت لشکر ان پر آن پڑا اور انہیں قتل کر دیا۔)۔ لہذا قرآن و حدیث میں اس کا استعمال اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تمثیل بنانا درست اور جائز ہے۔ لیکن ضرب المثل سے استدلال یوں باطل ہے کہ ضرب المثل ایک خیالی بات ہے جو ذہن میں آتی ہے، البتہ تمثیل ایک حقیقی اور عملی صورت ہے جس میں متعدد شخصیات عملی طور پر حصہ لیتی ہیں اور ان شخصیات کو اصل لوگوں کی جگہ قائم مقام ٹھرایا جاتا ہے۔ اسی طرح تمثیل ایک فعل اور حکایت ہے جبکہ ضرب المثل ایک قول ہے، لہذا فعل کا قول پر قیاس درست نہیں[27]۔

- چھٹی دلیل: تمثیل منفعت و مصلحت کا ذریعہ ہے

تمثیل کسی تہذیب و تمدن کی عملی صورت کو سمجھنے اور اس کی تربیت دینے میں مددگار ہے اس لیے بھی تمثیل بنانا درست ہے۔ لیکن اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ کفار کا دعوی ہے نہ کہ مسلمانوں کا اور ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ اس چیز کا مشاہدہ ہو چکا ہے کہ تمثیل

---

[22] -Ibn Taymiyyah, Majmoo' Al Fatawa, 16:451 https://islamqa.info/ar/245339
[23] Hokom mumarsat-ulfun fis Sariah tul islamia, 308
[24] Aldali, Muhammad Bin Musa Bin Mustafa, Ahkam fn-e-Tamseel fi Alfiqh Islami, p 151
[25] Al-Quran, Al-Ankabut, 29:43
[26] Sahi Bukhari, Kita bur Riqaq, Hadees 6482
[27] At-tamseel tareekh wa hikma, p 51

سازی اصلاح کی بنسبت فساد کی زیادہ سبب بن رہی ہے۔ لیکن اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ ایسے فسادات اس وقت ہوتے ہیں جب تمثیل میں شرعی احکامات کا التزام نہ کیا گیا ہو[28]۔

5.1.2. دوسرا قول: تمثیل بنانا حرام ہے

معاصرین علما میں سے اس رائے کو فقہاء کی ایک بہت بڑی جماعت نے اختیار کیا ہے جن میں **شیخ ابن باز، شیخ ناصر الدین الالبانی**[29]، **بکر عبداللہ ابوزید، حمود تویجری، عبداللہ دویش، مقبل الوادعی، صالح بن فوزان**[30] وغیرہم شامل ہیں۔ ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

- پہلی دلیل: غیبت کا حرام ہونا

تمثیل سازی کرنا ایک حکایت ہے اور کسی کی حکایت غیبت کے زمرے میں آتی ہے جو کہ حرام ہے، امام نووی غیبت کی حقیقت یوں بیان کرتے ہیں کہ "الغيبة : ذكرك الإنسان بما يكره ، سواء ذكرته بلفظك أو في كتابك أو رمزت أو أشرت إليه بعينيك أو يدك أو رأسك ، وضابطه : كل ما أفهمت به إيرك نقصان مسلم .. فهو غيبة محرمة "[31](غیبت سے مراد یہ ہے کہ تو کسی انسان کے بارے کسی دوسرے آدمی کے سامنے ایسی بات کا ذکر کرے جس کو وہ ناپسند کرے، چاہے تو الفاظ کے ساتھ ذکر کرے یا لکھ کر یا آنکھ، ہاتھ اور سر کے اشارے کے ذریعے، اور اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کے ذریعے تو کسی مسلمان کا نقصان کسی کے سمجھائے تو وہ غیبت ہے)۔ چنانچہ جن کی تمثیل بنائی جارہی ہے ان کی اچھائیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی، اور تمثیل سازی کرنے والا جب ان کی برائیاں بیان کرے گا تو یہ صراحۃ غیبت ہے جو کہ حرام ہے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ "ذَهَبْتُ أَحْكِي امْرَأَةً، أَوْ رَجُلًا، عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا، وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا أَعْظَمَ ذَلِكَ"[32] (میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی عورت یا آدمی کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " میں نہیں پسند کرتا کہ میں کسی کا ایسا ذکر کروں اور میرے لیے اس کے بدلے ایسی وعید ہو)۔ چنانچہ بکر ابوزید کہتے ہیں کہ کسی کی حکایت یا تمثیل کرنا اسلام میں مبغوض ہے[33]۔ لیکن اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ہر حکایت حرام نہیں ہے جیسا کہ آپ ﷺ سے کسی کی حکایت کرنا ثابت ہے۔

" كأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، وهو يحكي نبيا من الأنبياء، ضربه قومه، وهو يمسح الدم عن وجهه، ويقول: «رب اغفر لقومي فإنهم لا يعلمون"[34]

لہذا وہ حکایت جس میں کسی کا نقص بیان کیا جائے اور جس کا بیان کیا جارہا ہے وہ اس مکروہ جانے وہ حکایت حرام ہے۔ جیسے کہ امام نووی کے بیان سے واضح ہو رہا ہے۔

- دوسری دلیل: جھوٹ کا حرام ہونا

تمثیل کی بنیاد جھوٹ پر ہے اور غیبت کی طرح جھوٹ بھی حرام ہے۔ اور یہ لازمی نہیں کہ جس پر جھوٹ بولا جارہا ہے اسے اس کا علم ہو، بلکہ اس کی عدم معرفت سے بھی جھوٹ حرام رہے گا۔ اور جھوٹ منافقت کی ایک نشانی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "أربع من

---

[28]Ahkam fn-e-Tamseel fi Alfiqh Islami, p 151
[29]Sulemani, Abdullah, Kitab ul Biyan ul Mufeed un Hukmut Tamseel wal anasheed (Damam, 1410 H), p 19-21
[30]Hokom mumarsat-ulfun fis Sariah tul islamia, 293; Ahkam fn-e-Tamseel fi Alfiqh Islami, p 153
[31]An-Nawawi, Mohiuddin Abu Zakaria Yahya Bin Sharaf, Alazkar min kalam syed alibrar Sal lal laho alihe wasalim (Riyad: Maktaba Nazzaar Mustafa Albaz, 1997), p 545
[32]Ibn Hanbal , Abu Abdillah Ahmad ibn Muhammad Ash-Shaybani, Musnad Ahmad, Musnad Aiysha, Hadith 24964
[33]At-tamseel tareekh wa hikma, p 33
[34]Ibn Majah, Abu Abdillah Muḥammad ibn Yazid al-Qazwini, Sunan Ibn Majah, Kitab Ul Fitan, Hadees 4025

كن فيه كان منافقا خالصا، ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها: إذا اؤتمن خان، وإذا حدث كذب، وإذا عاهد غدر، وإذا خاصم فجر "[35] (چار باتیں جس کسی میں ہوں گی، وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چار کی ایک بات ہو اس میں ایک بات نفاق کی ہے، تاوقتیکہ اس کو چھوڑ نہ دے (وہ چار باتیں یہ ہیں) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب لڑے تو بے ہودگی کرے)۔ اور ابوزید فرماتے ہیں کہ تمثیل بھی خیالی چیزوں کا مرکب ہونے کی وجہ سے جھوٹ ہونے کی وجہ سے حرام ہے[36]۔ لیکن اس کے جواب میں شیخ صالح العثیمین یوں رقم طراز ہیں کہ تمثیل سازی جھوٹ نہیں ہے کیونکہ تمثیل پیش کرنے والی یہ دعوی نہیں کرتا کہ "میں بعینہ فلاں شخص ہوں" بلکہ وہ اس حیثیت سے تمثیل پیش کرتا ہے کہ اس کا کام کسی اور شخص کے کام کے مشابہ ہے اور یہ جھوٹ نہیں ہے[37]۔ اور اس اعتراض کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ دیکھنے والے آدمی کے علم کا معاملہ تمثیل پیش کرنے والے کے معاملے سے الگ ہے، دیکھنے والے کو اس بات کا علم ہونے، کہ یہ کس کی تمثیل پیش کی جارہی ہے، یا ایسے علم کے نہ ہونے سے حقیقت تبدیل نہیں ہوگی[38]۔

- تیسری دلیل: تمثیل میں لہو ولعب، غیر مناسب حرکات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ وقت کا ضیاع بھی ہے

علامہ بکر ابوزید فرماتے ہیں کہ تمثیل میں کبھی کبھی جہاں دین پر تبرابازی ہوتی ہے وہاں کفریہ کلمات کی ادائیگی کا عنصر بھی پایا جاتا ہے، جیسے موت کی تمنا کرنا، مرض کی تمنا کرنا، کسی کا بیٹا ہونے کا دعوی کرنا، کسی کی بیوی ہونے کا دعوی کرنا، لعن طعن کرنا وغیرہ، جس کی وجہ سے یہ حرام ہے[39]۔ ہاں تمثیل سازی لہو ولعب ہونے کے ساتھ ساتھ ضیاع وقت کا بھی سبب ہے[40]۔ لیکن اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ جو لہو ولعب ضرورت کے مطابق ہو اور اس میں مصلحت بھی ہو وہ حرام نہیں ہے۔ بلکہ ایسا لہو ولعب جس میں نہ مصلحت ہو اور نہ ہی غیر مناسب حرکات و عادات سے خالی ہو وہ حرام ہے[41]۔

- چوتھی دلیل: تمثیل سازی بت پرستی اور زمانی جاہلیت کے کاموں سے ہے

تمثیل سازی حقیقت میں بت پرستی کے شعائر میں سے ہونے کے ساتھ ساتھ چرچ کے کاموں میں سے ایک کام ہے اور مسلمانوں کو کفار کی عادات، عبادات اور شعائر تمام میں ان کی مخالفت کرنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: " من تشبه بقوم فهو منهم "[42]، (جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہوگا). اسی حدیث کی بنا پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ " هذا الحديث في اقل أحواله يقتضي تحريم التشبه بهم، وإن كان ظاهره يقتضي كفر المشبه بهم، كما في قوله تعالى: ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾[43] (یہ حدیث کم از کم ان کفار کی مشابہت اختیار کرنے کی حرمت کا تقاضا کرتی ہے، اگرچہ اس کا ظاہر مشابہت اختیار کرنے والے کی تکفیر کا تقاضا کرتا ہے، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے (اور جو تم میں سے ان کی طرف پھر گیا وہ انہی میں سے ہوگا)) "[44]۔ لیکن اس کے جواب میں یہ کہا

---

[35]Sahi Bukhari, Kitabul Emaan, Hadees 34
[36]At-tamseel tareekh wa hikma, p 32
[37]hukum Tamseel fi aldavh-e-lallah, p 77; Kitab ul Biyan ul Mufeed un Hukmut Tamseel wal anasheed, p 12
[38]Hokom mumarsat-ulfun fis Sariah tul islamia, p 317
[39]Ibid 30
[40]Hokom mumarsat-ulfun fis Sariah tul islamia, p 316-334; Ahkam fn-e-Tamseel fi Alfiqh Islami, p 153-165
[41]Ahkam fn-e-Tamseel fi Alfiqh Islami, p 161
[42]Al-Sijistani, Abu Daud Sulayman ibn al-Ashath, Sunan Abu Daud, Kitab Ul Libas, Hadees 4031
[43]Al-Quran, Surah Al-Maidah, 7:51
[44]Ibn Taymiyyah, Taqiad-Din Ahmad ibn Abd al-Halim, Iqtida' al-Sirat al-Mustaqim li Mukhalafati Ashab al-Jahim (Riyad, Maktaba Rasheed) 1:241

گیا ہے کہ ہر وہ کام جس کو کفار شروع کریں اگر کوئی مسلمان اس کو کرتا ہے تو وہ ان کی مشابہت اختیار کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا بلکہ ایسے کاموں سے تشبیہ اختیار کرنا منع ہے جو کفار کے ساتھ خاص ہیں جبکہ تمثیل بنانا ان کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ بلکہ کئی ایسے کام ہیں جو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان مشترک ہوں (جیسے کانفرنسز کا انعقاد، مقابلہ بازی وغیرہ)، وہ بالاتفاق جائز ہیں۔ بلکہ کئی ایسے کام ہیں جن کی ابتدا غیر مسلموں نے اسلام سے قبل کر دی تھی، جیسے خطابت و شعر و شاعری وغیرہ، لیکن بعد میں اسلام نے ان کو برقرار رکھا۔

5.1.3. راجح

مجوزین اور مانعین کے دلائل کے تجزیے سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ مطلقاً تمثیل سازی کو حرام نہیں قرار دیا جا سکتا جیسے کہ ہر صورت کو مباح بھی نہیں قرار دیا جا سکتا، جیسے کہ دونوں رجحانات کے مطابق دلائل موجود ہیں اور معاصر علماء کی ایک بہت بڑی جماعت نے دونوں طرف اپنے رجحانات کا اظہار کیا ہے۔ لہٰذا ایسی تمثیل سازی جس میں ما قبل بیان کیے گئے مفاسد اور نقصانات نہ پائے جائیں وہ مباح ہے، بصورت دیگر تمثیل سازی کو مباح نہیں قرار دیا جا سکتا۔ واللہ اعلم

6. صحابہ کا مقام و مرتبہ اور ان کے مسلمانوں پر واجبات

چونکہ انبیاء اور صحابہ کا مقام و مرتبہ یا ان کے حقوق بیان کرنا موضوع نہیں ہے اس لیے صرف چند آیات و احادیث پیش کرنا مقصود ہے جن سے ان کا مقام و مرتبہ واضح ہو جائے۔

6.1. صحابہ کی فضیلت اور مقام و مرتبہ

جس طرح اللہ تعالی نے تمام امتوں کی رشد و ہدایت کے لیے انبیاء کرام کا سلسلہ جاری کیا اسی طرح ہر نبی کو خاص رفقاء اور دوست عطاء کیے۔ اور صحابہ کرام ان ہستیوں کا نام ہے جنہوں نے محبوب و مصدوق رسول ﷺ کے روئے مبارک کو دیکھا اور اس خیر القرون کی تجلیات کو اپنے ایمان و عمل میں پوری طرح سمونے کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کی سربلندی کے لیے اپنا تن من قربان کر دیا۔ اس روح زمین پر انبیاء کی جماعت کے بعد اگر کوئی صاحب فضیلت ہے تو وہ صحابہ کرام جماعت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی نے ان کی فضیلت میں فرمایا: ﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾[45] (اور جو لوگ قدیم میں پہلے ہجرت کرنے والوں اور مدد دینے والوں میں سے اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے ہیں اللہ ان سے راضی ہوئے اور وہ اس سے راضی ہوئے ان کے لیے ایسے باغ تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے)، اور فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنْكُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾[46] (اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جن لوگوں نے انہیں جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے، اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور تمہارے ساتھ ہو کر لڑے سو وہ لوگ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتہ دار آپس میں اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں بیشک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے)۔ اور فرمایا: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ﴾[47] (بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پھر اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس اس

[45] Al-Quran, Surah Toba, 9:100
[46] Al-Quran, Surah Al-Anfal, 8:74-75
[47] Al-Quran, Surah Fatha, 48:18

نے ان پر اطمینان نازل کر دیا اور انہیں جلد ہی فتح دے دی)، اور فرمایا:﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾[48](اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے)۔

اور صحابہ میں سے سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی اور پھر عشرۃ مبشرۃ اور ان کے بعد اہل بدر اور پھر اہل احد بالترتیب تمام امت پر فضیلت رکھتے ہیں[49]۔

قرآن مجید میں صحابہ کی فضیلت کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ نے بھی صحابہ کی فضیلت کو اپنے متعدد ارشادات عالیہ میں بیان فرمایا ہے جن کو شمار میں لانا محال ہے۔ اشارے کے لیے چند ایک احادیث یہ ہیں:

1- آپ ﷺ کا فرمان ہے:" لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد، ذهبا ما بلغ مد أحدهم، ولا نصيفه"[50](میرے اصحاب کو گالی مت دینا، کیونکہ اگر تم سے کوئی ایک آدمی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو ان میں سے کسی ایک کے ایک مد یا اس کے آدھے اجر کو بھی نہیں پہنچے گا)۔

2- اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے : "النجوم أمنة للسماء، فإذا ذهبت النجوم أتى السماء ما توعد، وأنا أمنة لأصحابي، فإذا ذهبت أتى أصحابي ما يوعدون، وأصحابي أمنة لأمتي، فإذا ذهب أصحابي أتى أمتي ما يوعدون"[51](ستارے آسمان کے لئے امان ہیں جب ستاروں کا نکلنا بند ہو جائے گا تو پھر آسمان پر وہی آ جائے گا جس کا وعدہ کیا گیا (یعنی قیامت)۔ تو میں اپنے صحابہ کے لئے امان ہوں اور میرے صحابہ میری امت کے لئے امان ہیں پھر جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ فتنے آئیں گے جن سے ڈرایا گیا ہے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری امت کے لئے امان ہیں تو جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلے جائیں گے تو ان پر وہ فتنے آن پڑیں گے کہ جن سے ڈرایا جاتا ہے۔)۔

3- اسی طرح فرمایا:"خير الناس قرني، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم" [52](بہترین لوگ معرے زمانے کے ہیں پھر جو ان کے بعد آئیں گے اور پھر جو ان کے بعد آئیں گے)۔

6.2. مسلمانوں پر صحابہ کے حقوق [53]

صحابہ کرام اسلام کی وہ پہلی جماعت ہے جس نے دین کی تعلیم حاصل کی اور اسے آئندہ لوگوں تک پہنچانے میں اپنا تن من قربان کر دیا۔ جنھوں نے اللہ کے دین اور اس کے رسول ﷺ کی مدد کی۔ اسلام کے دفاع میں ہمیشہ صف اول پر رہے۔ ان کی ان قربانیوں کی وجہ سے مفسرین اور محدثین نے مسلمانوں پر ان کے کچھ حقوق بیان کیے جو مندرجہ ذیل ہیں:

5.2.1 صحابہ کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرنا

مسلمانوں پر صحابہ کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ ان کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعا کی جائے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ

---

[48]Al-Quran, Surah Al-Bayyinah, 98:8
[49]An-Nawawi, Mohiuddin Abu Zakaria Yahya Bin Sharaf, Sharah Novi ala Muslim, Kitab Fazail Sahaba (Beirut : Dar Al Ihya Al Turas Al arbi 1392 H) 15:148
[50]Sahi Bukhari, Kitab ul Mnaqib, Hadith:3673
[51]Sahi Muslim, Kitab Fazail Sahaba, Hadith: 2531
[52]Sahi Muslim, Kitab Fazail Sahaba, Hadith: 2533
[53]http://www.alukah.net/web/alqseer/0/97539

رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾[54](اور ان کے لیے بھی جو مہاجرین کے بعد آئے (اور) دعا مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کی طرف سے کینہ قائم نہ ہونے پائے اے ہمارے رب بیشک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)۔

5.2.2 صحابہ کے فضائل ومناقب کا اعتراف کرنا

صحابہ کے فضائل ومناقب کا اعتراف کرنا جیسے کہ ماقبل ذکر ہوا ہے۔

5.2.3 صحابہ کے ساتھ سچی محبت رکھنا

صحابہ کے ساتھ سچی محبت رکھنا اور دل وجان سے ان کی تعریف کرنا کو ماننا بھی مسلمانوں پر ایک حق ہے۔

5.2.4 صحابہ کے باہین ہونے والے اختلافات میں بحث ومباحثہ سے اجتناب کرنا

صحابہ کے آپس میں ہونے والے اجتہادی اختلافات میں بحث ومباحثہ سے اجتناب کرنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ انہوں نے اجتہاد کیا ہے اگر درست ہوا تو دہرا اجر ورنہ ایک اجر کے وہ مستحق ہیں۔

5.2.5 کسی ایک صحابی یا تمام کو گالی دینا حرام ہے

یہ عقیدہ رکھنا کہ ان میں سے کسی ایک کو یا تمام کو گالی دینا یا لعن وطعن کرنا حرام ہے۔ اسی طرح ہر وہ کام، بات، یا حرکت جس سے صحابہ کو اذیت پہنچے اس کے حرام ہونے کا عقیدہ رکھنا۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا﴾[55](اور جو ایمان دار مردوں اور عورتوں کو ناکردہ گناہوں پر ستاتے ہیں سو وہ اپنے سر بہتان اور صریح گناہ لیتے ہیں)۔

5.2.6 صحابہ کی طرف کسی قسم کی غیر اخلاقی چیز کی نسبت نہ کرنا

صحابہ کی طرف کسی قسم کی غیر اخلاقی یا غیر اسلامی چیز کی نسبت کرنا یا اس کی اشاعت کرنے سے اجتناب کرنا بھی مسلمانوں پر صحابہ کا ایک حق ہے۔

6.3. صحابۃ کی تصاویر کا شرعی حکم

صحابۃ کی تصاویر، تمثیل اور شکل وصورت بنانے کے بارے میں فقہاء کے مندرجہ ذیل اقوال ہیں:

6.3.1. پہلا قول: مطلق حرمت

جمہور معاصر فقہاء کے ہاں صحابہ کی تمثیل وغیرہ بنانا حرام ہے جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

- پہلی دلیل: اللہ نے جو مقام ومرتبہ، فضیلت صحابہ کو عطا فرمائی ہے وہ کسی اور کی نہیں ہے

صحابہ کو اللہ نے جو فضیلت، مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے، جیسے جنت کی بشارت دی، وحی اور شریعت کے محافظ ہونے کا ساتھ ساتھ جو اللہ نے ان کی تعریف کی ہے، ان کی تصاویر بنانے میں یا ان کے کردار کسی تمثیلی شخص سے ادا کرنے میں ان کی اس عالی مرتبت شان میں کمی آتی ہے[56]۔ ان کی تعریف اور شان میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا

[54]Al-Quran, Surah Al-Hashar, 59:10
[55]Al-Quran, Surah Al-Ahzaab, 33:58
[56]Mujalat ul Bahoos Islamia, 1:226; Majmoa Fatawa ibn Baz, 1:413

سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾[57]

(محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع و سجود کر رہے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی تلاش کرتے ہیں ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدہ کا نشان ہے یہی وصف ان کا تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف ہے مثل اس کھیتی کے جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اسے قوی کر دیا پھر موٹی ہو گئی پھر اپنے تنہ پر کھڑی ہو گئی کسانوں کو خوش کرنے لگی تا کہ اللہ ان کی وجہ سے کفار کو غصہ دلائے اللہ ان میں سے ایمان داروں اور نیک کام کرنے والوں کے لیے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے) ،اسی طرح فرمایا: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾[58] (بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پھر اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر اطمینان نازل کر دیا اور انہیں جلد ہی فتح دے دی) ۔ تو اس طرح اللہ تعالی نے مختلف مقامات پر ین کی تعریف فرمائی ہے جو کوئی اور حاصل نہیں کر سکتا۔ لہذا کسی آدمی سے ان کی کردار سازی کرنے سے ان کی اس فضیلت میں کمی آئی گی اور لوگوں کے قلوب واذہان میں انکی جو عزت اور وقار ہے وہ مجروح ہو جائے گا، لہذا یہ منع ہے[59]۔

- **دوسری دلیل: سد ذرائع کا تقاضا اور تمثیل سازی کرنے والوں کا تاریخ سے جاہل ہونا**

جو لوگ صحابہؓ کے احوال کو مختلف طریقوں سے پیش کرتے ہیں، جیسے فلم، ڈرامہ وغیرہ، وہ تاریخ کے علم سے ناواقف ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ صحیح تصویر کشی نہیں کر سکتے، بلکہ کمی اور زیادتی کے واقع ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں[60]، جیسا کہ مختلف ویڈیوز میں دیکھنے میں آیا ہے کیونکہ ان ویڈیوز اور ڈراموں میں جہاں حقائق کو بیان کیا جاتا ہے وہاں ان حقائق کو آپس میں جوڑنے کے لیے مختلف خارجی امور کا سہارا لیا جاتا ہے جس سے سچ کے ساتھ جھوٹ کی امیزش بہت حد تک پائی جاتی ہے، جیسے کہ ان میں شرک و بت پرستی کے مظاہر، کفریہ کلمات کا سہارا، بھی لیا جاتا ہے[61]۔ اسی طرح تمثیل سازی کرنے والے بذات خود سوء الحال اور فسق وفجور میں ملوث ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ایسی شخصیات کی کردار سازی نہیں کر سکتے جو شرعی تقاضوں کو پورا کرتی ہو۔ چنانچہ سد ذرائع کا بھی یہ تقاضا ہے کہ صحابہؓ کی تمثیل سازی کرنا حرام ہے تا کہ نہ ان پر کوئی جھوٹ اور بہتان بازی کے ذریعے زبان درازی کر سکے اور نہ ہی ان کی کوئی ایسی صفت بیان کر سکے جو نہ ان کے شایان شان نہ ہو اور نہ ان کی عدالت کی صحیح عکاسی کر سکے[62]۔ اسی طرح تاریخی علوم سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہؓ کے آپس میں کچھ اجتہادی اختلافات ہوئے جو صحابہ کے درمیان جنگوں اور مختلف فرقوں میں تقسیم کا سبب بنے۔ چنانچہ جب تاریخ سے لاعلم لوگوں کے سامنے ایسے واقعات بیان کیے جائیں گے، جو ان کے اجتہادی اسباب سے باخبر نہیں ہوں گے، ایسے واقعات ان لوگوں کو بہت آسانی سے صحابہؓ کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار بنا دیں گے جبکہ ہمیں ایسے واقعات میں خبر گیری کرنے اور جستجو کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "إذا ذكر القدر فأمسكوا، وإذا ذكر

---

[57]Al-Quran, Surah Al-Fatah, 48:29
[58]Al-Quran, Surah Al-Fatah, 48:18
[59]Mujalat ul Bahoos Islamia, 1:247
[60] https://alarab.qa/search/%D8%A7%D9%84%D8%AC%D8%AF%D9%84%20%D8%AD%D9%88%D9%84
[61]Saudi Arab ki Daimi kamiti braye Fatawa, Fatwa No. 4723
[62]Saudi Arab ki Daimi kamiti braye Fatawa, Fatwa No. 4723

أصحابي فأمسكوا، وإذا ذكر النجوم فأمسكوا "[63](جب تقدیر کا ذکر کیا جائے تو (بحث مباحثہ کی بجائے) خاموشی اختیار کرو، اور جب میرے اصحاب کا ذکر کیا جائے تو خاموشی اختیار کرو اور ستاروں کا ذکر کیا جائے تو خاموشی اختیار کرو)۔

- **تیسری دلیل: مصلحہ موہومۃ تمثیل سازی کی بنیاد نہیں بن سکتی**

تمثیل سازی کرنے والوں کا یہ کہنا کہ اس سے مکارم اخلاق، حسن آداب اور حقیقت کو آسانی سے بیان کرنے میں مدد ملتی ہے، یہ بالکل باطل اور فرضی چیزیں ہیں۔ کیونکہ ان اہداف کو حاصل کرنے کی بجائے مسلمانوں کے ہاں ان فلموں کو دیکھنے سے پہلے جو صحابہؓ کی محبت، عقیدت اور جلالت و عظمت پائی جاتی ہے اس میں خلل آنے کے ساتھ ساتھ ذہنوں میں صحابہ کی جگہ وہ لوگ لے لیتے ہیں جن کے ذریعے ان کے کردار و احوال کو پیش کیا جاتا ہے [64]۔ اسی طرح جو لوگ ان تمثیل سازوں کو جانتے ہیں اور ان کے پراگندہ اہداف سے باخبر ہیں ان کے علم میں ہے کہ حقائق اس مصلحت کو ماننے کے لیے تیار نہیں [65]۔ کیونکہ ان کا مقصد اس تمثیل سازی اور صحابہؓ کے کردار پیش کرنے سے صحابہ کے فضائل و مناقب نہیں بلکہ ان کے بڑے بڑے اہداف میں متاع دنیا اور اپنی کمپنیوں اور ان کے مالکان کے منافع میں اضافہ شامل ہے [66]۔ چنانچہ جس مصلحت کے حصول کے لیے تمثیل صحابہ کے جواز کا حکم لگایا گیا ہے اس پر مفاسد زیادہ مرتب ہو رہے ہیں، لہذا جس پر مفاسد، مصالح سے زیادہ مرتب ہوں وہ قاعدے (جیسا کہ فقہی قاعدہ ہے کہ "درء المفاسد اولی من جلب المصالح")[67] کے مطابق شرعاً ممنوع ہوتا ہے [68]۔

لہذا ان تمام دلائل کو مد نظر رکھتے ہوئے صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تمثیل، تصویر اور شکل و صورت کسی بھی طریقے سے بنانا حرام ہے تاکہ ان کی عزت و وقار، محبت و عظمت اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جس مرتبوں سے نوازا ہے ان کی پاسداری ہو سکے اور کسی کو ان پر زبان درازی، غیر مناسب کرداروں کی ان کی طرف نسبت کرنے کی جراءت نہ ہو سکے اور اسی رائے کے مطابق شیخ ابن باز [69]، شیخ ناصر الدین البانی [70]، شیخ صالح العثیمین [71]، شیخ عبداللہ بن الجبرین [72]، شیخ بکر بن عبداللہ ابو زید [73] اور شیخ صالح بن فوزان [74] نے فتاوی اور مختلف فقہی اداروں اور سعودی عرب کی کبار علماء کی کمیٹی [75]، رابطہ عالم اسلامی کا قرار [76] قرارت صادر کیے ہیں۔

6.3.2. دوسرا قول: مطلق جواز

علماء کی ایک جماعت کے ہاں شرعی ضوابط اختیار کرتے ہوئے، مشروع مقاصد کے حصول کی غرض سے صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قدر و منزلت کا خیال کرتے ہوئے صحابہؓ کی تمثیل اور تصویر بنانا درست اور جائز ہے۔ جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

---

[63] At-Tabarani, Sulaiman ibn Ahmad, Al-Mujam al-Kabir, 2:96, Hadith 1427
[64] Al Jannat Daima fil Bahoos Islamia, 1:223-248
[65] Al Jannat Daima fil Bahoos Islamia, 1:223-248
[66] Saudi Arab ki Daimi kamiti braye Fatawa, Dated 16-04-1393H
[67] Al-Zarqa , Shaykh Ahmad bin Shaykh Muhammad, Sharh al-Qawaid al-Fiqhiyyah (Qaida:29), (Dar al Qalam Damishq), 205
[68] Mujalat ul Bahoos Islamia, 1:223
[69] http://islamlib/?showpage=bpage&id
[70] http://www.kulsalafiyeen.com
[71] Al-Musnad, Muhammad bin Abdul Aziz, Fatawa Islamia (Dar ul Want: 1415H), 4:371
[72] http://ibn-jebreen.com
[73] At-tamseel tareekh wa hikma, p 42-44
[74] https://daralolom.blogspot.com/
[75] Ibhaas Haiyat Kubbar Ullama, 3:328
[76] Ibhaas Haiyat Kubbar Ullama, 3:296

- پہلی دلیل: اباحۃ اصلیۃ ومراعاۃ المصالح

عبادات کے علاوہ تمام معاملات میں اصل یہ ہے کہ جب تک ان کے بارے میں ممانعت واقع نہ ہو اس وقت تک وہ مباح ہیں، چنانچہ تمثیل صحابہ کی ممانعت کے بارے میں کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے لہذا یہ جائز ہے[77]۔ اسی طرح تمثیل صحابہ سے جب تک مصلحت کا حصول ہو تو اس کے مباح اور جائز ہونے میں کوئی مانع نہیں ہے[78]۔

- دوسری دلیل: دعوت دین کے مقصد کا حصول

حیاۃ الصحابۃ کو تمثیل صحابہ کے ساتھ بغیر کسی حرام اور غیر مناسب امور کے ساتھ پیش کرنا، جبکہ اس میں صحابہ کی قدر و منزلت، اقوال وافعال کے تمام شرعی ضوابط کو ملحوظ خاطر رکھا جائے اور اس سے دین کی دعوت کا حصول کے ساتھ ساتھ لوگوں کی اصلاح بھی ہو، جائز ہے۔

- تیسری دلیل: انبیاء کی تمثیل کے جواز میں عمومی دلائل

سابقہ بحث بعنوان "انبیاء کی تمثیل سازی کا حکم" میں جن علما وفقہانے جن عمومی دلائل (جن میں فرشتے کا سیدۃ مریم کے لیے کسی انسان کی شکل اختیار کرنا، فرشتوں کا جنگ بدر وحنین میں مسلمانوں کے ساتھ مدد کے لیے اترنا، فرشتے کا آپ ﷺ کے پاس دحیہ کلبی کی شکل میں آنا، حضرت جبریل علیہ السلام کا آپ ﷺ کے پاس آکر دین اسلام کے بنیادی ارکان کے بارے میں سوالات کرنا، فرشتے کا سابقہ امتوں میں تین آدمیوں (گنجا، اندھا، برص کی بیماری والے) کے امتحان کے لیے اترنا وغیرہ۔۔۔ یہ وہ استدلالات شیخ محمد رشید رضا کے اختیار کردہ ہیں۔ اور ان سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ "کیا کسی صحابی کی آداب واخلاقیات بیان کرنے کے لیے ایسی تصویر یا تمثیل بنائی جاسکتی ہے جس سے ان کے محاسن ظاہر ہوں، ساتھ ساتھ یہ کہ ان کی سیرت کا مکمل تحفظ بغیر کسی خلل کے ہو؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: "لا يوجد دليل شرعي يمنع تمثيل بعض الصحابة أو أعمالهم الشريفة بالصفة المذكورة في السؤال"۔ (سوال میں بیان کردہ لوازمات وضوابط کے تحت صحابۃ کی یا ان کے بعض کاموں کی تمثیل سازی کی حرمت پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے)۔[79] کی بنا پر جواز کا قول اختیار کیا ہے، انہی دلائل کو مد نظر رکھتے ہوئے صحابۃ کی تمثیل سازی کرنا اور تصاویر بنانا بھی جائز ہے۔

- چوتھی دلیل: تمثیل صحابہ کا مسکوت عنہ میں سے ہونا

عمومی طور پر شارع کا کلی اور ابدی حرام کاموں کا حکم بیان کرنے میں انداز بیان ایسا ہے کہ ان کو بشری اجتہاد کے لیے نہیں چھوڑا جاتا؛ کیونکہ انسان کی سوچ، فکر اور عقل محدود ہے اور مطلق فساد وصلاح کو جاننے کی قدرت نہیں رکھتا۔ چنانچہ سود کی حرمت، شراب کی حرمت، اسی طرح عورتوں میں سے محرمات ابدیہ کی حرمت کو ابشری اجتہاد ہی نہیں بلکہ خود حرام قرار دیا ہے۔ اگر شریعت ان کے بارے میں ساکت رہتی تو یہ کام بشری اجتہاد کے محتاج رہتے۔ اب جب تمثیل صحابہ کے مسئلے میں شریعت ساقط ہے اور اس کے حکم کو بیان نہیں کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مسئلہ بشری اجتہاد کا موضوع ہے۔ چنانچہ نہ یہ کلی طور پر مصلحہ ہے اور نہ کلی طور پر مفسدہ ہے، لہذا اس پر احوال وزمان کے مطابق حکم لگایا جائے گا۔

[77]Hokom mumarsat-ulfun fis Sariah tul islamia, p 294
[78]Aly Mubarik, Qais bin Muhammad, hukum Tamseel
[79]Mujalla Alminaar, 31/734, Safar 1350 H, Answer No. 68

6.3.3. مانعین کی جانب سے مجوزین کے دلائل پر اعتراضات و مناقشۃ

- پہلا اعتراض:

صحابہ کی تمثیل کی حرمت پر پر شرعی نص کا نہ ہونا اس کے مباح ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن و سنت میں کتنی ایسی نصوص ہیں جن میں صحابہ کے فضائل اور ان کے عظیم مرتبے کا ذکر ہے۔ اور یہی ان کی تمثیل سازی کی حرمت کے لیے کافی ہے؛ کیونکہ تمثی سازی صحابہ کی شان میں گستاخی اور ان پر زبان درازی کرنے کا سبب ہے۔

- دوسرا اعتراض:

اسی طرح صحابہ کی تمثیل سازی میں اگر چہ کچھ نہ کچھ مصالح موجود ہیں مگر ان پر مرتب ہونے والے اثرات زیادہ خطرناک ہیں۔ ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ ایسے ڈراموں اور فلموں کے بنانے والوں کے مقاصد میں صرف اور صرف منافع اور دنیاوی متاع کا حصول ہے جس کے لیے انہیں کردار کو اچھے سے اچھے طریقے سے پیش کرنا ضروری ہوتا ہے، جبکہ جھوٹ اور سچ میں تمیز، محرمات، جیسے مرد و زن کا اختلاط اور مصافحہ کرنا، غیر مناسب لباس پہننا، کفریہ کلمات ادا کرنا وغیرہ ان کے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ جبکہ یہی وہ مفاسد ہیں جو مصلحت موہومہ پر غالب ہیں۔

- تیسرا اعتراض:

یہ کہنا کہ صحابہ کی تمثیل و تصویر کے جواز سے کوئی مانع موجود نہیں، یہ بات محل نظر ہے۔ کیونکہ صحابہ کی شان میں گستاخی کرنا، ان کے مقام و مرتبہ کی حفاظت نہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی طرف نازیبہ کلمات و حرکات کی نسبت کرنا ایسے موانع ہیں جن کی بنا پر ایسی تمثیل سازی کرنا حرام ہے۔

6.3.4. تیسرا قول: کبار صحابہ کے علاوہ صغار صحابہ کی تمثیل سازی بعض شروط کے ساتھ جائز ہے

بعض علما و فقہا کے ہاں مجوزین کے دلائل کی بنا پر کبار صحابہ، جیسے خلفاے راشدین، عشرۃ مبشرۃ، امہات المومنین اور آل بیت النبی ﷺ کے علاوہ باقی صحابہ کی تمثیل کچھ شروط کے ساتھ بنائی جاسکتی ہیں۔ (اور اسی کے مطابق جامعہ ازہر کی کمیٹی برائے فتاوی نے تمثیل سازی کے عمومی دلائل کو مد نظر رکھ کر فتوی صادر کیا تھا)[80]۔ جن علمانے اس موقف کو اختیار کیا ہے ان میں شیخ یوسف قرضاوی[81] ڈاکٹر احمد القضاۃ[82]، شامل ہیں۔

صحابہ کی تمثیل کے جواز کے لیے مندرجہ ذیل شروط ہیں[83]:

1- تمثیل کا مقصد صرف اور صرف صحابہ کا دین کو مضبوطی سے تھامنے اور ان کے ایسے پہلوؤں کو ظاہر کرنا ہے جن میں خیر و بھلائی کا سبق ہو۔ جس سے لوگوں کے دلوں میں عقیدۃ اور اخلاقیات راسخ ہو جائیں۔

2- تمثیل سازی مکمل سچائی پر مبنی ہو اور ہر قسم کی مبالغہ آرائی، جھوٹ اور نقائص سے پاک ہو۔

---

[80] Ahkam fun-e-tamseel, 197

[81] http://www.alarab.com.qa/details.php?docld=146593&issueNo=1030sec1d-26#

[82] Assharia Alislamia wal Fanoon, 380

[83] http://www.islamfeqh.com/News/NewsItem.aspx?NewsItemID=3027#1

ان میں سے بعض شروط کو ڈاکٹر صالح بن مقبل العصیمی نے اپنے پیپر بعنوان "تجسید الانبیاء الصحابۃ فی الاعمال الفنیۃ" میں بیان کیا ہے۔ اور یہ پیپر مجمع فقہ اسلامی کے اجلاس نمبر 21 میں پیش کیا جو کہ 2013 میں مکہ مکرمہ میں منعقد ہوئی تھی۔

3- تمثیل سازی ایسے انداز میں نہ کی گئی ہو جس میں فساد کی جانب مصلحت پر غالب ہو۔

4- تمثیل سازی ایسے آدمی کے ذریعے کی جائے جو اچھے اخلاق، اچھی سوچ و فکر کا حامل ہونے کا ساتھ ساتھ لوگوں کے ہاں عادل اور غیر مجروح ہو۔

5- تمثیل سازی میں کسی قسم کا مر دوزن کا اختلاط نہ ہو۔

6- کردادر سازی میں اسلامی لباس اور اسلام کے احکام کا التزام کیا جائے۔

7- ایسی کردار سازی نہ کی جائے جس سے لوگوں میں تفرقہ بازی عام ہو جائے۔

8- مکمل کردار سازی صحابہ کرام کے احترام و جلال کے عین مطابق ہو۔

علما و فقہا کی ایک ایسی جماعت کی نگرانی میں یہ کام کیا جائے جو اس کردار پر گہری نظر رکھتی ہو جس کردار کو پیش کیا جا رہا ہے۔ اور جب تک علما کی وہ کمیٹی اس فلم یا ڈرامے اے ایک ایک لمحے کو قرآن و سنت اور تارخ صحابہ و تاریخ اسلامی کے مطابق نہ قرار دے اس وقت تک اسے نشر نہ کیا جائے۔

6.3.5. چوتھا قول: صحابہ کی تمثیل سازی میں توقف اختیار کیا جائے

ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا کہنا ہے کہ اولی یہی ہے کہ کسی بھی صحابی کی تمثیل نہ بنائی جائے بلکہ اس کی بجائے کسی اور متبادل کو اختیار کیا جائے، صحابہ کے دور کی تمثیل سازی کو بیک قوت حرام مباح قرار دینا درست نہیں[84]۔

6.3.6. راجح قول

امہات المومنین کی تمثیل بنانا مطلقا حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ﴾[85] (اے نبی کی بیویو تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو)، اسی طرح نبی کریم ﷺ کے والدین اور اولاد کی بھی تمثیل بنانا حرام ہے کیونکہ ان کا آپ ﷺ کی ذات سے تعلق ہے۔

عمومی طور پر سد ذرائع اور درء المفاسد و جلب المصالح پر عمل کرتے ہوئے کسی بھی صحابی کی تمثیل بنانا جائز نہیں، کیونکہ جتنی بھی آج تک صحابہ کی تمثیلیں بنائی گئی ہے اس سے لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات اور مفاسد نے مصلحت کی نسبت زیادہ جنم لیا ہے، اور ساتھ ساتھ صحابہ کرام کے مقام و مرتبہ میں لوگوں کے ہاں کمی واقع ہوئی ہے جو کہ صحابہ کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہے اور اس سے نبی کریم ﷺ نے واضح الفاظ میں منع فرمایا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد، ذهبا ما بلغ مد أحدهم، ولا نصيف" [86]، (میرے اصحاب کو گالی مت دینا، کیونکہ اگر تم سے کوئی ایک آدمی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو ان میں سے کسی ایک کے ایک مد یا اس کے آدھے اجر کو بھی نہیں پہنچے گا)۔ اسی طرح ایک جگہ فرمایا: "من سب أصحابي فعليه لعنة الله والملائكة، والناس أجمعين " [87]۔ (جس نے میرے صحابی کو گالی دی اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے)۔

[84]Ibid
[85]Al-Quran, Surah Al-Ahzab, 33:32
[86]Sahi Bukhari, Kitab ul Manakib, Hadith 3673
[87]Almujam ul Kabir, 12:142, Hadith 12709

اور جو لوگ صحابہ کی تمثیل سازی کر کے مختلف کردار پیش کرتے ہیں وہ اس کردار کی عکاسی اور تصویر کشی کو موثر انداز میں پیش کرنے کے لیے کسی غلط، جھوٹی اور نامناسب حرکت و عمل کو پیش کرنے میں دریغ نہیں کرتے جو سراسر ان احادیث کی خلاف ورزی ہے۔ اس کے باوجود کئی علماء اور فقہاء نے مذکورہ بالا شروط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے صحابہ کی تصاویر و تمثیل سازی کو جائز قرار دیا ہے مگر احقر کی رائے میں یہ کام صحابہ کی توہین و گستاخی کے ارتکاب اور کئی مفاسد کے کھلنے کا ذریعہ ہے لہذا صحابہ کی تمثیل اور تصویر سازی کرنا حرام ہے جیسا کہ جمہور علماء فقہاء نے انفرادی اور مجموعی طور پر اس کا فتوی دیا ہے۔ واللہ اعلم

7. نتائج و خلاصہ بحث

عموماً تمثیل سازی کے جیسے فوائد ہیں ویسے نقصانات بھی ہیں اس لیے مطلقاً اسے حرام نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن دینی اور مذہبی ادوار و مناظر اور شخصیات کی تمثیل سازی جدید مسائل میں ایک نیا مسئلہ ہے، خاص طور پر انبیاء اور صحابہ کی تمثیل بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرنا ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس میں کمی و زیادتی صرف تمثیل کی حلت و حرمت کا ہی نہیں بلکہ دیکھنے والوں کے عقائد اور افکار کے تبدیل ہونے اور مختلف غلط اور خطرناک نظریات کے جنم لینے کا سبب ہے۔ کیونکہ انبیاء کو نبوت، عصمت اور اللہ تعالی کی طرف سے دی گئی فضیلت کو کوئی اور آدمی حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کبار اور صغار صحابہ کو اللہ نے جس مقام و مرتبہ سے نوازا ہے کوئی عام آدمی اس کو حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ان کی جگہ کوئی آدمی تمثیل کی صورت میں بھی اپنے آپکو پیش نہیں کر سکتا۔

جب انبیاء اور صحابہ کی تمثیل سازی عقائد و نظریات کے تبدیل ہونے اور ان کے بارے میں مختلف شکوک و شبہات کے پھیلانے کا سبب ہے، جس سے ان کی توہین اور گستاخی لازم آتی ہے جو کسی قیمت میں بھی کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ لہذا انبیاء اور تمام صحابہ کی تمثیل سازی بنانا حرام ہے، "سد ذرائع" اور "درء المفاسد اولی من جلب المصالح" (عمومی طور پر سد ذرائع اور درء المفاسد و جلب المصالح پر عمل کرتے ہوئے کسی بھی صحابی کی تمثیل بنانا جائز نہیں، کیونکہ جتنی بھی آج تک صحابہ کی تمثیلیں بنائی گئی ہے اس سے لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات اور مفاسد نے مصلحت کی بنسبت زیادہ جنم لیا ہے، اور ساتھ ساتھ صحابہ کرام کے مقام و مرتبہ میں لوگوں کے ہاں کمی واقع ہوئی ہے جو کہ صحابہ کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہے۔) کو نظر انداز کر کے اباحۃ اصلیۃ سے استدلال کر کے انبیاء اور صحابہ کی تمثیل سازی کو مباح قرار دینا سراسر غلط ہے۔ اس کے فوائد کی بجائے نقصانات کا لوگوں نے مشاہدہ بھی کر لیا ہے۔ لہذا مشاہدہ بھی اس کی حرمت پر دلالت کرتا ہے۔

چنانچہ حکومت سے اپیل ہے کہ ایسی ویڈیوز کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے اور ذرائع ابلاغ پر کنٹرول رکھنے والی شخصیات اور وہ لوگ جو میڈیا پر آکر اپنے علم سے لوگوں کو مستفید کرتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ ایسی ویڈیوز کی اشاعت کر کے لوگوں کے انبیاء کرام اور صحابہ کے بارے میں صحیح عقائد کی خرابی کا موجب بننے کی بجائے ان کو قرآن و سنت کے مطابق انبیاء اور صحابہ کے مناقب، فضائل اور صحیح عقائد کے بارے میں رہنمائی فرماتے ہوئے، انبیاء اور صحابہ کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے لوگوں کے ساتھ مصلح کا کردار پیش کریں۔